Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۵ نبوت ۱۳۵۸ہش ۔ ۵ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۱

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اسلام کے سارے کام سنوارنے اور سارے لوازم بہم پہنچانے والا خود خدا ہے

خدا تعالیٰ کی رحمانیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی استعدادیں پیدا کردیں

ارشادِ باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ (الجمعۃ:۳)

ترجمہ:- وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا (جو باوجود ان پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا کے احکام سُناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے) اے میرے خدا تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے۔ تیری مدد سے ہی میں حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جنگ لڑتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"الرحمٰن کی صفت کو دیکھو جس کا منشاء یہ ہے کہ عمل کے بدوں کامیابی اور ضرورتوں کے سامان بہم پہنچائے۔ کیسی رحمانیت تھی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آنے سے پیشتر ہی استعدادیں پیدا کر دیں۔ عمرؓ (جو نوعمری میں عام) بچوں کی طرح کھیلتا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کافروں کے گھروں میں پیدا ہوا تھا اور ایسا ہی اور بہت سے صحابہؓ آپ کے ساتھ ہو گئے۔ گویا اُن کو آپ کیلئے رحمانیتِ الٰہی نے پہلے ہی تیار کر رکھا تھا۔ اور اس قدر امور رحمانیت کے اسلام کے ساتھ ہیں کہ ہم ان کو مفصّل بیان بھی نہیں کر سکتے سائیت رحمانیت کو چاہتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا۔

رحمانیت کا منشاء اس ضرب المثل سے خوب ظاہر ہے: "کر دے کرا دے اور اٹھانیوالا ساتھ دے" اور یہ ظہور اسلام کیساتھ ہوا۔ اسلام گویا خدا کی گود میں بچہ ہے اس کا سارا کام کاج سنوارنے والا اور اسکے سارے لوازم بہم پہنچانیوالا خود خدا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴-۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم جناب قیس مینائی صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان دنوں طبیعت پھر زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

مکرم نذیر نعیم صاحب سیکرٹری اطلاع و ارشاد جماعت احمدیہ بہاولپور کے والد محترم مکرم حکیم عبدالغنی صاحب آف بستی شادی تحصیل صادق آباد کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ گزشتہ چند دنوں سے انہیں کافی تکلیف ہے اور آجکل بہاولپور میں زیر علاج ہیں۔

حکیم صاحب مخلص اور دعاگو بزرگ ہیں اور سلسلہ کا درد رکھنے والے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

عبدالخالق خالد
ایڈیشنل جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ۔ بہاولپور

زکوٰۃ کی ادائیگی

ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے!

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۸ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر:- مسعود احمد، پرنٹر:- سید عبدالحی، مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴؍ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۵؍نبوت ۱۳۵۸ہش
۵؍نومبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیوی ترقّی کا قرآنی معیار

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو یہ آزادی عطا کی ہے کہ وہ اگر چاہیں تو اِس دُنیا میں خیر کا پہلو اختیار کریں اور اگر چاہیں تو شر کا پہلو اختیار کرنے کو ترجیح دیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جو خیر کا پہلو اختیار کریں گے انہیں وہ اِس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اپنے انعامات سے نوازے گا اور جو شر کا پہلو اختیار کریں گے وہ سزا کے مستوجب ٹھہریں گے۔

بلا استثناء تمام انسانوں کو اس نے یہ آزادی اس لئے دی ہے کہ وہ اس معاملہ میں جبر سے کام نہیں لینا چاہتا۔ نہ صرف یہ کہ وہ خود جبر سے کام نہیں لیتا بلکہ جہاں تک خیر اور شر میں سے کوئی ایک پہلو اختیار کرنے کا تعلق ہے اُس نے اپنے رسولوں کو بھی جبر سے کام لینے کی اجازت نہیں دی اور نہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اَور اِس معاملہ میں جبر سے کام لے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور (لوگوں کو) کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل) ہوئی ہے پس جو چاہے (اِس پر) ایمان لے آئے اور جو چاہے (اِس کا) انکار کر دے۔

جس طرح دین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے جبر روا نہیں رکھا اِسی طرح اُس نے آخرت کی دائمی زندگی یعنی اخروی فلاح کی اہمیت اچھی طرح واضح کرنے اور دُنیا کی زندگی پر اسے بہر طور فوقیت دینے اور مقدم رکھنے کی تلقین کرنے کے باوجود انسانوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ پھر بھی فلاحِ اخروی کو نظر انداز کر کے محض دُنیوی فلاح کو ہی اپنا مطمح نظر بنانا اور یکطرفہ مادی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی اِس یک طرفہ مادی ترقی میں حائل نہیں ہوگا اور وہ اِس بارہ میں اس کے مقرر کردہ قوانینِ قدرت کے مطابق ترقی کر سکیں گے البتہ اس کے نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو عطا کردہ اِس آزادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؀

(بنی اسرائیل آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ جو شخص (صرف) دُنیا (کا) خواہاں ہو ہم اس قسم کے لوگوں کو اِس دُنیا میں کچھ جلدی والا (یعنی دنیاوی) فائدہ دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے لئے جہنم (کا عذاب) مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ الزام لگوا کر اور دھتکارا جا کر داخل ہو جاتا ہے۔

اِس کے بالمقابل جو لوگ یا جو اقوام اخروی زندگی کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بناتی ہیں اور دُنیا میں ایسے اعمال بجا لاتی ہیں اور اپنے دنیوی معاملات کو اس نہج پر چلاتی ہیں کہ جس سے انہیں اُخروی فلاح حاصل ہو اللہ تعالیٰ ان کے اچھے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ؀ (بنی اسرائیل آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں آخرت (کے اصل حقیقی اور دائمی فائدہ) کی خواہش کی اور اس کے لئے اس کے مطابق (اِس دُنیا میں) کوشش بھی کی (یاد رکھو) ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ محض دنیوی ترقی کو اپنا مطمح نظر بنانے والوں اور دین کو دُنیا پر مقدم کر کے اُخروی فلاح کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دُنیا میں زندگی گزارنے والوں اور ان دونوں کے جُداگانہ انجام کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے کے بعد اِس بارہ میں لوگوں کو دئے جانے والے اختیار اور آزادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ؀ (بنی اسرائیل آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ ہم سبھی کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی (یعنی اخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنانے والے مومنوں کو بھی) اور اُن کو بھی (یعنی محض دنیوی فلاح تک اپنی جدّوجہد کو محدود رکھنے والوں کو بھی) اور یہ مدد تیرے ربّ کی عطا میں سے ہے اور تیرے رب کی عطا (ان دونوں میں سے کسی گروہ کے لئے بھی) بند نہیں ہے۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو اپنا مطمح نظر بنانے یا آخرت کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنانے میں لوگوں کو آزاد رکھا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جو لوگ اپنی کج فہمی کی وجہ سے اخروی فلاح کو نظر انداز کر کے محض دنیوی ترقی کو اپنا مطمح نظر بنائیں اور دن رات اِسی دوڑ دھوپ میں منہمک رہیں ان کی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ جو بھی قوانینِ قدرت کی پابندی کرتے ہوئے جس نوع کی کوشش کرتا ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کی رُو سے وہ اُس کا پھل پا لیتا ہے۔ جو دُنیوی مال و متاع کے لئے کوشش کرتے ہیں انہیں دنیوی مال و متاع مل جاتا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر آخرت کو فراموش کر کے دُنیا کمائی جائے تو اس کا نہ اِس دُنیا میں انجام بخیر ہوتا ہے اور نہ اگلے جہان میں۔ البتہ جو لوگ اخروی فلاح کو مطمح نظر بنا کر اُس کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے زندگی کی جدّوجہد میں حصّہ لیتے ہیں وہ مکروہاتِ دُنیا سے بھی محفوظ رہتے ہیں اور آخرت کی دائمی اور حقیقی خوشحالی بھی ان کے لئے مقدّر کر دی جاتی ہے۔

فی زمانہ مغربی قوموں کی خدا تعالیٰ سے دُوری اور آخرت فراموشی کے باوجود مادی لحاظ سے بے اندازہ ترقی کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان اقوام نے دُنیا کو ہی اپنا مطمح نظر بنا رکھا ہے اور ان کی ساری دوڑ دھوپ اِسی کے لئے ہے۔ اِس کے نتیجہ میں انہوں نے دنیوی ترقیات تو حاصل کر لی ہیں اور ساری دُنیا پر وہ چھائی ہوئی بھی ہیں لیکن ان کی یہ ترقیات ان کے مکروہات میں مبتلا ہونے اور موردِ غضبِ الٰہی ہونے کی وجہ سے خود ان کے لئے بلائے جان بنی ہوئی ہیں۔

عافیت اِسی میں ہے کہ دُنیا میں اِس طرح زندگی گذاری جائے اور ایسے اعمال بجا لائے جائیں کہ دُنیوی ترقی اخروی فلاح پر منتج ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر محض دنیوی ترقی بالآخر دُنیا اور آخرت میں ہلاکت پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

آل ربوہ مقابلۂ حُسنِ قراءت

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام "آل ربوہ مقابلۂ حُسنِ قراءت" ۱۵؍نومبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات بوقت چار بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوگا۔ قواعد حسبِ ذیل ہوں گے:۔

ا۔ مقابلہ کا معیار ایک ہوگا۔
ب۔ امسال مقابلہ کے لئے سورہ نحل کا آخری رکوع مقرر کیا گیا ہے۔
ج۔ قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔
د۔ اوّل، دوم اور سوم کے علاوہ ایک انعام حوصلہ افزائی کا بھی دیا جائے گا۔
ہ۔ منصفین کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

احباب سے زیادہ سے زیادہ شمولیت کی درخواست ہے جو احباب حصّہ لینا چاہیں وہ اپنے نام ۱۲؍نومبر تک دفتر الجمعیۃ میں پہنچا دیں۔

عبدالماجد طاہر
نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحابِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

شاندار قربانیاں

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے خراجِ تحسین

شہیدِ احمدیت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی اس ثابت قدمی اور جاں نثاری کی جس قدر بھی داد دی جائے کم ہے میں وہ الفاظ نہیں پاتا جن سے تجھے خراجِ تحسین پیش کرنے میں حق ادا کرسکوں۔ اور جو خراجِ تحسین تجھے مسیح زمان نے پیش کیا ہے اس سے بڑھ کر کوئی پیش نہیں کرسکتا۔ تو کیا ہی خوش نصیب ہے جسے مہدیٔ دوراں ان الفاظ میں یاد کرتا ہے کہ

"صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید نے اپنے خون سے سچائی کی گواہی دی ..... وہ صادق اور متقی خدا کا بندہ تھا۔ جس نے خدا کی راہ میں نہ اپنی بیوی کی پرواہ کی نہ بچوں کی نہ اپنی جانِ عزیز کی۔ یہ لوگ ہیں جو حقانی علماء ہیں۔ جن کے اقوال و اعمال پیروی کے لائق ہیں۔ جنہوں نے اخیر تک خدا کی راہ میں اپنا صدق نباہ دیا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۰۴)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہائے افسوس آسمان کے نیچے یہ بڑا ظلم ہوا کہ ایک بے گناہ معصوم ..... اس طرح بے رحمی سے محض اختلافِ مذہب کی وجہ سے مارا گیا۔ ..... شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے۔ اور در حقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی ..... اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۴ تا ۵۸)

سے

صد ہزاراں فرسنگ تا کوئے یار
دشت پُر خار و بلائش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخِ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک دم

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے خون سے چراغِ احمدیت کو فروزاں کیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا وجود رہتی دنیا تک طالبانِ حق کے لئے ایک زندہ و تابندہ نشان رہے گا۔ سچ کہا ہے کسی نے سے

شاہ و گدا کی آنکھ میں سرمہ کا کام دے
وہ جان جو کہ راہِ خدا میں غبار ہو

مالی قربانی

الٰہی جماعتوں کو جانی و مالی ہر دو قسم کی قربانیاں کرنا پڑتی ہیں۔ مگر جو لوگ راہِ خدا میں جانیں قربان کرسکتے ہیں۔ ان کے لئے اموال کی قربانی کیا مشکل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اصحابِ مسیح موعود علیہ السلام بکروں کی طرح ذبح ہوتے اور اپنے اموال پانی کی طرح بہاتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مالی ایثار میں بھی وہ نمونہ دکھایا ہے جو حضرت ابوبکرؓ نے دکھایا تھا۔ اسی طرح دیگر صحابہؓ نے بھی مالی جہاد میں حیرت انگیز اور قابلِ رشک نمونہ قائم کیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی اشتہار کی اشاعت کے سلسلے میں ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی آپ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ کہ کیا کپورتھلہ کی جماعت اس کو پورا کرسکتی ہے۔ حضرت منشی صاحبؓ نے کہا۔

"ہاں حضور پورا کر سکتی ہے"

اور یہ کہہ کر کپورتھلہ چلے جاتے ہیں اور جماعت سے رقم اکٹھی کرنے کی بجائے آپ اپنی بیوی سے کہتے ہیں کہ اپنا زیور دیدو تاکہ فروخت کرکے ہم اپنے گھر سے ہی اس ضرورت کو پورا کردیں۔ بیوی جو ایثار میں اپنے خاوند سے پیچھے نہ تھی فوراً زیور پیش کر دیتی ہے۔ حضرت منشی صاحب فروخت کرکے ۶۰ روپے حضور کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر ایک اور فدائی منشی اروڑا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچ و تاب کھاتا ہوا اور سخت مضطرب و بے قرار نظر آتا ہے۔ اس کی یہ کیفیت کسی دنیوی غم کی بناء پر نہیں ہے بلکہ اس غم کی وجہ سے ہے کہ وہ اس خدمت سے کیوں محروم رہا ہے۔ اس فدائی کا حال آپ منشی ظفر احمد صاحبؓ کی زبانی سنئے آپ فرماتے ہیں:۔

"منشی اروڑا خان صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی۔ اور تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا ......

.... اور وہ برابر یہی کہتے رہے کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی اور تم نے یہ ظلم کیا کہ مجھے نہیں بتایا پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک مجھ سے ناراض رہے۔"

(اصحاب احمد جلد چہارم ص ۶۱)

حضرت منشی اروڑا خان صاحب کے ایثار و اخلاص کا ایک اور واقعہ ہے جو میں حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ ....

ایک دن باہر مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا۔ میں باہر نکلا تو وہ منشی اروڑے خان صاحب کھڑے تھے ..... انہوں نے جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جانؓ کو دے دیں۔ اور یہ کہتے ہی چیخیں مار کر رونے لگ گئے .... جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ روتے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں ایک غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی۔ میں قادیان آنے کے لئے پیدل چل پڑتا تھا .... تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ یہاں آکر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ..... سونے کا تحفہ پیش کروں ..... اور میں نے ہر مہینہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کردی ..... جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہوگئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کردی اور جب کچھ عرصے کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہوگئی۔ تو دوسرا پونڈ لے لیا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرکے پونڈوں کی صورت میں رقم تبدیل کرتا رہا۔ اور جب میرے دل کی آرزو پوری ہوگئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہوگئے تو ــ یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت کی حالت طاری ہوگئی۔ اور وہ رونے لگ گئے آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا۔ کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہوگئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوگئی۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ ص ۱۰۴ و ۱۰۵)

اللہ! اللہ!! یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوئے۔ جنہوں نے اپنی جان مال وقت اور عزت کو غرضیکہ اپنا سب کچھ دین کے لئے راہِ خدا میں قربان کردیا۔ اور اپنی عظیم الشان قربانیوں سے باغِ احمدیت کی آبیاری کی۔ اور اس طرح اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادوں کو تازہ کر دیا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ مقدر یہی تھا کہ اصحابِ احمد اصحابِ محمدؐ کے بروز و مثیل ہوں گے کیا ہی خوب فرمایا حضرت مصلح موعودؓ نے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ ایک گروہ تھا جس نے اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اب پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہو سکتیں اگر موسیٰؑ کے صحابی ہمارے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں گے۔ تو ہم ان کے سامنے اس گروہ کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں اسی طرح اگر عیسیٰؑ کے صحابی قیامت کے دن اپنے اعلیٰ کارنامے پیش کریں تو ہم ان کے سامنے ان صحابہؓ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور یہ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری امت اور مہدی کی امت میں کیا فرق ہے۔ میری امت زیادہ بہتر ہے یا مہدی کی امت زیادہ بہتر ہے۔ تو درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی نسبت فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور دوسرے صحابہؓ کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے۔ اور خدا کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔"

امانت کی منتقلی

یہ وہ عشاقِ حق کا گروہ تھا جو ستارے بن کر آسمان پر چمکا۔ اور اب ایک ایک کر کے غروب ہو گیا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ غروب ہوتے زبانِ حال سے ہمیں یہ نصیحت کرتے رہے کہ

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

انہوں نے جس امانت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اٹھایا تھا اس کو کما حقہ کو نبھایا اور ہر قسم کی قربانی دے اس کی خوب حفاظت کی اور آخر دم تک کی۔ اور اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی اگر ان کو کوئی غم تھا تو اسی امانت کی حفاظت کا غم تھا۔ اس لئے جاتے ہوئے بھی اگر انہوں نے کوئی وصیت کی تو یہی کی کہ

"ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو"

سو وہ گزر گئے اور اس امانت کا سب بار اب ہم پر آن پڑا ہے۔ اب اس کی حفاظت کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ سو اٹھو اور ان کی جگہ لو اور اس طرح دنیا کو یہ بتا دو کہ

اِذَا سَیِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَیِّدٌ
قَؤُوْلٌ لِّمَا قَالَ الْکِرَامُ فَعُوْلٌ

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کمال فدائیت و ایثار سے دنیا کو آج یہ بتایا تھا کہ آج بھی دنیا میں ابوبکرؓ زندہ ہے۔ عمرؓ زندہ ہے عثمانؓ زندہ ہے۔ علیؓ زندہ ہے۔ حسینؓ زندہ ہے۔ خالدؓ زندہ ہے اور دیگر صحابہ رسول اللہ زندہ ہیں اور اے شمعِ خلافتِ ثالثہ کے پروانو تم اپنی کمال فدائیت و ایثار سے دنیا پر یہ ثابت کر دو کہ آج بھی وہ نور الدینؓ زندہ ہے۔ محمودؓ زندہ ہے۔ عبد اللطیفؓ زندہ ہے۔ منشی ظفر احمدؓ زندہ ہے۔ منشی اروڑے خانؓ زندہ ہے اور دیگر اصحابِ احمد زندہ ہیں۔ اگر تم نے اس طرح کر دکھایا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایسا ہی کر کے دکھائیں گے تو پھر یقین سمجھو کہ وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب اسلام کی عالمگیر فتح کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں ہوگا اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہوگی۔ سو تم کواکب بن کے ابھرو کہ تمہارا مقام زمین نہیں بلکہ آسمان ہے۔

پرواز ہو تمہاری افلاک سے بلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے

کھڑے ہوں روزِ محشر راستبازوں کی قطاروں میں
ہمارے نام بھی شامل ہوں تیرے جاں نثاروں میں

ابتلا بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ یہ سنتِ انبیاء علیہم السلام اور سنتِ اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اس گرامی جماعت کی رأفت اور رحمت ابتلاء کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۱۷)

اسلام مالی اور جانی دونوں قسم کی قربانیوں کا حکم دیتا ہے

تحریر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ہماری شریعت جو ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے اور ایک حکیم و علیم ہستی کی طرف سے آئی ہے۔ فطرتِ انسانی کے تمام پہلوؤں کو ملحوظ رکھتی ہے اور گو تربیتِ انسانی کے بیسیوں پہلو ہیں مگر فطرتِ انسانی اور شریعت کے گہرے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ شریعت کے مختلف پہلوؤں میں سے شریعت نے دو پہلوؤں کو زیادہ اہمیت دی ہے اور یہ دو پہلو مال اور جان کی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ دو پہلو حقیقۃً ایک جڑ کے حکم میں ہیں۔ جس سے آگے دوسری شاخیں پھوٹتی ہیں۔ روحانی اور اخلاقی تربیت کے ان دو پہلوؤں کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ

(سورہ توبہ آیت ۱۱۱)

یعنی خدا تعالیٰ نے مومنوں کی جانیں (انفس کے لفظ میں اپنی جان اور اپنے متعلقین کی جانیں ہر دو شامل ہیں) اور ان کے مال اس شرط کے ساتھ خرید لئے ہیں کہ وہ انہیں ان کے بدلہ میں جنت عطا کرے گا۔

اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ

فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً

(سورہ نساء آیت ۹۶)

یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کرتے ہیں ان لوگوں پر بھاری درجہ عطا کیا ہے جو (صرف ذاتی کاموں میں مصروف رہ کر) بیٹھے رہتے ہیں۔

پس مال اور جان کی قربانی اور ان قربانیوں کے لئے مومنوں کی تربیت کا انتظام اسلامی تعلیمات کا ایک اہم ترین حصہ ہے اور حق یہ ہے کہ یہی وہ وسیع میدان ہے جس میں اسلام کی تمام قربانیاں مختلف صورتوں میں چکر لگاتی ہیں اور اسلام کے بیشتر احکام انہی دو قسم کی قربانیوں کی تربیت کے لئے نازل کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں قربانیاں فطرتِ انسانی کے لئے بنیادی چیز ہیں۔ اگر اسلام صرف مال کی قربانی پر زور دیتا یا اگر وہ صرف جان کی قربانی پر زور دیتا تو اس ادھورے پروگرام کے ماتحت تربیت پانے والے لوگ یقیناً ایسے ہوتے کہ ان کا آدھا دھڑ تو تندرست اور توانا ہوتا اور باقی آدھا دھڑ کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے نیم مردہ نظر آتا اور یہ لوگ قومی امتحانوں کے زمانہ میں یقیناً کچے دھاگوں سے بہتر ثابت نہ ہوتے۔

پس اسلام نے کمال حکمت سے ان دونوں قسم کی تربیت کو اہمیت دے کر ان کی طرف یکساں توجہ دی ہے۔ اس نے مسلمانوں سے مالی قربانی بھی کرائی ہے۔ اور جانی قربانی کی تربیت کے لئے بھی مناسب احکام صادر کئے ہیں۔ اور اسی مضمون کی طرف اوپر کی آیتوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ بتایا جائے کہ حقیقی جنت انسان کو صرف اس صورت میں مل سکتی ہے (خواہ وہ دنیوی جنت ہو یا دین کی جنت) کہ جب وہ مالی اور جانی دونوں قسم کی قربانی پیش کرے۔ اور یقیناً قوموں کی ترقی کا بھی اسی دوہری قربانی کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ انہیں لازماً جانی اور مالی ہر دو قسم کی قربانیوں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر ان کا پودا پروان چڑھتا ہے۔

(دینی قربانیاں)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ مغربی افریقہ وفجی

انسان کو اللہ تعالیٰ نے فطرتی طور پر اُنس کا جذبہ ودیعت کر رکھا ہے اسی جذبہ کی وجہ سے وہ زندگی میں عموماً نہ صرف خدا اور اس کی مخلوق سے محبت کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ حیوانوں اور غیر جاندار چیزوں سے بھی اسے لگاؤ اور اُنس ہو جاتا ہے حتیٰ کہ جہاں اُسے بار بار پُرخلوص دُعائیں اور عبادت کرنے کا موقعہ ملتا رہے اس جگہ سے بھی وہ اپنے دل میں خاص اُنس اور محبت محسوس کرتا ہے۔

مجھے یاد ہے قادیان میں میرے طالب علمی کے زمانہ میں ہمارے بزرگ اور واجب الاحترام استاد حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل جٹ رضی اللہ عنہ جب ابھی مسجد اقصیٰ قادیان کے امام مقرر نہیں ہوئے تھے بلکہ حضرت حافظ سلطان احمد صاحب مرحوم امامت کرایا کرتے تھے تو حضرت مولانا صاحبؓ مدرسہ کے طلبہ کے ساتھ جب نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں جاتے تو دائیں طرف عموماً اس حصہ میں ایک ہی جگہ نماز ادا فرمایا کرتے جو پرانی مسجد تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ آپ عموماً اسی جگہ نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی شرعی وجہ نہیں ہے صرف کثرت سے اسی جگہ نمازیں ادا کرنے کی وجہ سے مجھے اس سے کچھ لگاؤ ہو گیا ہے اور فرمایا کہ غالباً حدیث نبوی میں بھی امام کے دائیں طرف نماز کے لئے کھڑا ہونے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ نیز مسجد اقصیٰ کا یہ حصہ اس لحاظ سے زیادہ بابرکت ہے کہ یہ مسجد کی وہ ابتدائی عمارت ہے جہاں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح ربوہ میں خاکسار نے اکثر دیکھا کہ فیکٹری ایریا ربوہ کے ایک سفید ریش نسبتاً غیر معروف بزرگ جو صحابی بھی تھے جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ ربوہ کے دائیں برآمدہ کے ایک ستون کے پاس نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے بلکہ بڑھاپے کی وجہ سے وہ خطبہ کے دوران اکثر اس ستون سے ٹیک بھی لگا لیتے تھے۔ چونکہ میں بھی کبھی کبھی اُسی برآمدے میں نماز جمعہ ادا کرتا تھا اس لئے کہ وہاں خطبہ کی آواز بہت صاف آتی ہے۔

ایک دو مرتبہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ نماز جمعہ کے لئے ذرا دیر سے آئے تو انہوں نے وہاں بیٹھے ہوئے کسی اور شخص کو نرمی سے پرے ہٹا کر اپنی اُسی پسندیدہ جگہ بیٹھنا پسند کیا۔ اُن کی اس عادت کے پیش نظر جمعہ کے دوران خاکسار وہ جگہ خالی پا کر کسی اور کو وہاں بیٹھا دیکھ کر سمجھ لیتا تھا کہ آج وہ یا تو بیمار ہیں یا ربوہ میں نہیں ہیں۔

یہ بزرگ ربوہ کے محترم ٹھیکیدار عبدالعزیز ولد محترم علم دین صاحب تھے۔ فیکٹری ایریا سے نماز جمعہ کے لئے دور چل کر آنا ان کا معمول تھا۔ اور اس کے اتنے پابند تھے کہ بعض دفعہ اُن کے عزیزوں کی طرف سے تانگہ مہیا ہونے پر بھی وہ پیدل ہی مسجد آنا پسند کرتے تھے۔

۲۴ اگست ۱۹۷۹ء کو جمعۃ الوداع کی وجہ سے مسجد اقصیٰ کے اندر اور باہر اژدہام کی کیفیت تھی۔ مرحوم نماز جمعہ کے لئے ضرور آئے ہوں گے مگر مجھے علم نہ ہو سکا۔

اس کے بعد ۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو رات گئے اچانک خبر ملی کہ آپ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو جانے کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اس لئے میرے دل میں آیا کہ ان کا ضرور ذکرِ خیر ہونا چاہیئے۔ حدیث نبوی اُذْکُرُوا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ کا ایک مطلب اور مقصد یہ بھی ہے کہ اس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی وفات کے بعد دُعائے مغفرت کی غرض سے صرف اُن کا ذکرِ خیر ہی رہ جائے اور ان کی کمزوریاں یکسر بھلا دی جائیں۔

محترم ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب مرحوم کو حادثہ یوں پیش آیا کہ وہ فیکٹری ایریا ربوہ میں ۲۹ اگست کو اپنے گھر سے آرا مشین کی طرف آ رہے تھے جب سڑک سے اس طرف کھڑے تو پیچھے سے آرا مشین کے مالک کا ایک لڑکا تیزی سے ریہڑا لا رہا تھا جسے وہ قابو میں نہ رکھ سکا اور ریہڑے کے شدید دھکے سے مرحوم کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی اُنہیں اُسی وقت فضل عمر ہسپتال لے گئے ڈاکٹر صاحب کے مشورہ سے فیصل آباد لے جایا گیا وہاں اپریشن بھی ہوا مگر افسوس وہ جانبر نہ ہو سکے اور ۳ ستمبر کو وفات پا گئے۔

اسی شب ان کی میت فیصل آباد سے ربوہ لائی گئی جہاں اگلے روز بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل استاذ جامعہ احمدیہ نے دُعا کرائی۔

مرحوم ضلع گورداسپور ہندوستان کے ایک گاؤں شکار ماچھیاں میں ۱۸۹۳ء میں میاں علم دین صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت کے بعد بھی وہ دو تین مرتبہ اپنے گاؤں سے پیدل قادیان آکر حضورؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد جوانی کے زمانہ کا اکثر حصہ کاروباری سلسلہ میں امرتسر شہر میں گزارا جہاں خاکسار کے والد میاں نور محمد صاحب مرحوم سے خاص دوستانہ مراسم کی وجہ سے وہ اپنی شادی سے پہلے اور بعد بھی والد صاحب کے ساتھ سالہا سال تک اکٹھے ایک ہی مکان اور دوکان میں رہے اور سگے بھائیوں کی طرح تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کا نمونہ بن کر کاروبار کرتے رہے۔ امرتسر میں ہمارے گھر سے کچھ فاصلے پر سیالکوٹ کے ایک کشمیری خاندان سے تعلق رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی محترم حکیم جان محمد مرحوم (مدفون بہشتی مقبرہ) عطاری اور حکمت کی دوکان کیا کرتے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں چھ سات سال کی عمر میں خاکسار کو قرآن کریم اور دینیات کی تعلیم کے لئے ان حکیم صاحب کے پاس بھیجا جانے لگا میرے دادا جان حضرت حاجی گلاب دین صاحب صحابی مسیح موعودؑ (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) روزانہ صبح مجھے وہاں چھوڑ آتے اور دن ڈھلے لے آیا کرتے۔ ایک روز میرے استاد حضرت حکیم صاحبؓ نے میرے دادا جان کو تحریک کی کہ وہ ان کی چھوٹی ہمشیرہ کے رشتہ کے لئے کوئی دیندار احمدی نوجوان تجویز کریں چنانچہ اس کے بعد جلد ہی دادا جان نے محترم ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب مرحوم کے ساتھ ان کی ہمشیرہ محترمہ کا رشتہ طے کر کے نکاح پڑھا دیا اور شادی اور ولیمہ کی دعوت وغیرہ بھی ان کی سرپرستی میں ہمارے ہی گھر میں عمل میں آئی۔

اس کے تقریباً ربع صدی بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جون ۱۹۵۰ء میں میرے انہیں استاد حکیم جان محمد صاحبؓ کی بھانجی یعنی ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحبؓ کی ایک صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ سے ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خاکسار کا نکاح پڑھا اور یوں میرے وہ مشفق استاد رشتہ میں میرے ماموں بن گئے۔

فیکٹری ایریا ربوہ کے موجودہ صدر صاحب محلہ سے مرحوم ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحبؓ کا ذکرِ خیر ہوا تو انہوں نے بتایا کہ مرحوم باوجود کمزور صحت اور معمر ہونے کے بہت عبادت گذار اور باقاعدہ تہجد پڑھنے والے بزرگ تھے اور نہایت باقاعدگی کے ساتھ نماز کے لئے محلہ کی مسجد میں آیا کرتے تھے نیز مسجد میں دُعائیں کرنا اور دُعا کے محتاجوں کے لئے دُعا کی تحریک کرنا ان کا روز کا معمول تھا۔ بعض احباب سے اختلاف بھی ہو جاتا مگر وہ دل کے صاف تھے اور صاف گوئی میں کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرتے تھے دوسروں کی خیر خواہی اتنی مدنظر تھی کہ مجھے اسی آرا مشین کے مالک نے بتایا کہ مرحوم نے ہسپتال میں نیم بے ہوشی کی حالت میں اپنے لواحقین کو نصیحت کی کہ ریہڑے کے ذریعہ ان کو زخمی کرنے والے لڑکے کو بالکل کچھ نہ کہا جائے اس کا کوئی قصور نہیں اس نے عمداً یہ حادثہ نہیں کیا۔

اپنی وصیت کے حصہ آمد اور حصہ جائیداد کی ادائیگی کے علاوہ جب تک کاروبار کرتے رہے سلسلہ کی دیگر مالی تحریکوں میں بھی حصہ لیتے رہے اور اپنے بڑے بیٹے محترم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ کو دینی تعلیم دلا کر انہیں خدمت دین کے لئے وقف کر دیا اور دوسرے بیٹوں اور بیٹیوں کو بھی باوجود غربت اور تنگی کے اعلیٰ تعلیم دلائی اور انکی دینی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ اپنی کمائی سے ان کیلئے ربوہ میں متوسط درجہ کا مکان بھی بنایا غرضیکہ وہ زندگی بھر خدا کے فضل سے اپنے بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی تربیت میں ہمیشہ کوشاں رہے۔

اگرچہ مرحوم ناخواندہ تھے لیکن تبلیغ بڑے ذوق و شوق اور جذبے سے اور موثر انداز میں کیا کرتے تھے۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ زینب بیگم مرحومہ بھی ایک نیک اور عبادت گذار خاتون تھیں

مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرفِ مصافحہ اور ملاقات پر جائز طور پر ناز تھا اور بڑی خوشی اور اخلاص سے اسکا اظہار کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جماعت کی ایک ذمہ دار شخصیت اور نہایت اہم عہدیدار انہیں بازار میں مل گئے تو ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب نے آگے بڑھ کر بڑے اخلاص اور محبت سے ان کے ساتھ مصافحہ کیا لیکن وہ چونکہ کسی ضروری کام کے لئے تیزی سے جا رہے تھے وہ بغیر کھڑے ہوئے چلتے چلتے صرف انگلیوں سے مصافحہ کر کے اور آگے بڑھ گئے۔ یہ بات ٹھیکیدار صاحب مرحوم کو بہت ناگوار گذری چنانچہ انہوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس عہدیدار کا راستہ روک لیا اور کہنے لگے کہ میرے ان غریب اور بوڑھے ہاتھوں کو خدا کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس اور پاک ہاتھوں کے ساتھ کئی مرتبہ مصافحہ کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مگر آپ نے ان کے ساتھ صرف انگلیاں چھو کر ان کی ناقدری کی ہے انہوں نے کہا اچھا آئیے میں اب آپ سے پوری طرح مصافحہ کر لیتا ہوں لیکن مرحوم کی ناراضگی دور نہ ہوئی۔ آخر انہیں معافی مانگنی پڑی جس کے بعد خوشی خوشی دونوں نے اچھی طرح باہمی معانقہ کیا اور بات ختم ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں تین لڑکے اور چار لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں عطا فرمائیں اور دیگر بہت سی برکتوں اور احسانوں سے نوازا۔ مرحوم باوجود معمر اور نحیف الجسم ہونے کے آخر تک چلتے پھرتے رہے اور نظر بھی اچھی رہی۔ اکثر عینک لگا کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور ان کی سب اولاد کو باپ کی نیکیوں کا وارث بنائے اور منکر باتوں سے دور رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء

لجنہ اماءاللہ کا انیسواں سالانہ اجتماع بے انتہا رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر کو بخیروخوبی انجام پاگیا۔ الحمدللہ

اس سال نمایاں اضافہ کے ساتھ بہنوں اور بچیوں نے شمولیت کی۔ ۲۳۸ مقامات سے ۱۷۳۱ کی تعداد میں خواتین اور بچیوں نے شمولیت کی۔

پہلا اجلاس

۱۹ر اکتوبر بروز جمعہ اجتماع کا آغاز ناصرات الاحمدیہ کی کارروائی سے ہوا۔ امسال سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ میں کل ۳۸ لجنات کی ۱۲۰۹ ناصرات نے شرکت کی۔

۷ بج کر ۱۵ منٹ پر تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، عہد دہرانے اور دعا کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے ناصرات سے خطاب فرمایا۔

آپ نے اس امر پر خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا کہ ناصرات میں بیداری اور ذمہ داری کا احساس اجتماع میں شامل ہونے اور حصہ لینے کا شوق پہلے کی نسبت بڑھ رہا ہے۔ آپ نے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کو امانت و دیانت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دیانتداری کے معنی بہت وسیع ہیں۔ آپ کو جائزہ لینا ہوگا کہ آپ خود اپنے آپ سے اپنی تعلیم، ملک، قوم اور ناصرات کی دوسری بچیوں سے دیانتداری کرتی ہیں یا نہیں۔

آپ نے سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ کو بھی نصیحت فرمائی کہ اس سال دیانتداری سے متعلق کثرت سے مضامین سنائے جائیں اور یہ بات راسخ کرائی جائے کہ ایک زندہ قوم کے لئے دوسرے اوصاف کی طرح دیانتداری لازمی جزو ہے۔

آخر میں آپ نے ناصرات کے مقرر کردہ نصاب اور لائحہ عمل پر عمل کرنے، نیز چندہ وقفِ جدید کی طرف خصوصاً توجہ دلائی۔

آپ کی تقریر کے بعد ۷ بج کر ۴۰ منٹ پر مئی ۱۹۷۹ء میں ہونے والے ناصرات کے امتحان کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعام حاصل کرنے والیوں کے نام یہ ہیں:-

ربوہ :- معیار اوّل :

فوزیہ اختر بنت محمد اسمٰعیل صاحب دارالرحمت شرقی ۔ا۔ اوّل
عالیہ نعیم بنت نعیم احمد صاحب دارالرحمت ۔ا۔ دوم
امۃ القیوم بنت محمد ابراہیم صاحب بھاگٹری دارالنصر غربی "
زبیلہ ہما بنت چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر شمالی سوم

معیار دوم :

حسنیٰ شاہدہ بنت عبدالمجید نیاز صاحب دارالرحمت وسطی ۲ اوّل
عطیہ چوہدری بنت محمد اسماعیل صاحب دارالعلوم شرقی ۔ا۔ دوم
عصمت شریف بنت محمد شریف صاحب دارالرحمت شرقی ط سوم

معیار سوم :

ثمر شیریں بنت شیخ محمد اکرم صاحب دارالصدر جنوبی اوّل
امۃ القدوس بنت محمد اسحاق صاحب " دوم
نویدہ منور بنت منور احمد صاحب دارالصدر شمالی الف سوم
امۃ الوحید بنت عبدالمجید صاحب دارالنصر غربی "

بیرون از ربوہ :-

شہری ناصرات : معیار اوّل

فائزہ رفیعہ بنت شیخ عبدالرشید صاحب اسلامیہ پارک لاہور اوّل
میمونہ صوفیہ " مختار احمد علوی صاحب اورنگی قیادت ۳ کراچی دوم
عابدہ یاسمین " مبارک احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا سوم
امۃ الحیٰ بنت چوہدری مبارک احمد صاحب چنیوٹ حوصلہ افزائی
ناہید گل " سعید احمد صاحب پشاور "

معیار دوم

ثمینہ منظور بنت منظور احمد صاحب سرگودھا اوّل
قانتہ نوشابہ بنت محمد اکبر صاحب گوجرانوالہ دوم
فوزیہ قاضی بنت محمد عبداللہ صاحب محمد نگر لاہور سوم

معیار سوم

عفت منہاس بنت محمود شوکت منہاس صاحب قیادت ۲ کراچی اوّل
ثمینہ کوکب " محمد شریف صاحب راولپنڈی دوم
نادری جان " حکیم عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ سوم
شاذیہ بخاری " سید منور حسین بخاری صاحب نوشہرہ "

دیہاتی ناصرات :- معیار اوّل

ممتاز بیگم بنت بشیر احمد صاحب سعد اللہ پور ضلع گجرات اوّل
شاہدہ عندلیب بنت بشیر احمد صاحب بد وملہی " دوم
رفعت جبیں بنت چوہدری جان محمد صاحب کوٹ عبدالمالک " شیخوپورہ سوم
سلیمہ بی بی بنت فضل کریم صاحب پھیرو چیچی "

معیار دوم

امۃ الحفیظ بنت علم الدین صاحب قمر آباد ضلع نوابشاہ سندھ اوّل
روبینہ انور بنت محمد انور گورایہ صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ دوم
سعیدہ بی بی " عبدالعزیز صاحب پھیرو چیچی سوم

معیار سوم

شریفہ بیگم بنت عبداللہ خاں صاحب محمد آباد اسٹیٹ اوّل
امۃ الحیٰ بنت محبوب احمد صاحب سعد اللہ پور ضلع گجرات دوم
ناصرہ پروین بنت رشید احمد صاحب نبی سرروڈ " تھرپارکر سوم

تقسیم انعامات کے بعد ۷ بج کر ۴۰ منٹ پر ناصرات الاحمدیہ کے معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں ۱۲ تا ۱۵ سال کی بچیوں نے حصہ لیا۔ ہر مقررہ کو ۳ منٹ دیئے گئے۔ اس مقابلہ میں کل ۳۸ ناصرات نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کیں:-

(۱) فضائل درود شریف (۲) رسومات کی زنجیر (۳) اطاعت امام
(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات۔

منصفین کے فرائض :-

(۱) محترمہ سلمیٰ جبین صاحبہ سرگودھا (۲) محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ ربوہ
(۳) " صفیہ عزیز صاحبہ ربوہ

نے سرانجام دیئے۔ ۹ بج کر ۵ منٹ پر یہ مقابلہ ختم ہوا۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق :-

طلعت مجید ہمبڑیال ضلع سیالکوٹ اوّل عالیہ نعیم ربوہ ۔ اوّل
نعیمہ قادر ڈار کراچی قیادت ۲ دوم عالیہ عصمت کوئٹہ دوم
آصفہ مختار فیصل آباد سوم فوقیہ سلام ملتان سوم
لبنیٰ مبارک راولپنڈی " مدثرہ سرگودھا ۔ انعام حوصلہ افزائی
مریم ایاز جہلم انعام حوصلہ افزائی غزالہ ناصر پشاور "
نبیلہ ناصر پشاور " ربینہ ندیم ربوہ "

بعد ازاں ناصرات کی بچیوں نے خوش الحانی سے ترانہ ناصرات پڑھ کر سنایا۔ فوزیہ انجم بخاری کی نظم کے بعد ٹھیک دس بجے تقریری مقابلہ معیار دوم شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں کل ۳۸ ناصرات کی بچیوں نے مندرجہ ذیل عناوین پہ تقاریر کیں:-

(۱) پڑوسی کے حقوق (۲) اجلاس کی اہمیت ۔ (۳) اتفاق کی برکت
(۴) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

منصفین کے فرائض :-

(۱) محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ گوجرانوالہ (۲) محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ کراچی
(۳) " امۃ الکریم وزیر صاحبہ ربوہ

نے سرانجام دیئے۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق :-

بشریٰ صائمہ اسلام آباد اوّل شگفتہ ثمین ربوہ اوّل
نصیرہ رملہ نواب شاہ دوم فقیہہ اکمل لاہور دوم
امۃ النور لاہور سوم صدفہ ماہم ربوہ سوم
عصمت شریف ربوہ " قدسیہ عالم پشاور انعام حوصلہ افزائی
امۃ الودود واہ کینٹ انعام حوصلہ افزائی طیبہ منیر قیادت ۱ کراچی "
شازیہ ظفر چک ۹۹ پنیار ضلع سرگودھا ۔ انعام حوصلہ افزائی

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شازیہ ارشد کوٹ عبدالمالک انعام حوصلہ افزائی
فہمیدہ ناصر احمد نگر "
سعدیہ رفیق راولپنڈی "

مقابلہ کے بعد صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی دو صاحبزادیوں نے کلام محمودؓ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں ناصرات کی بچیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ ساڑھے گیارہ بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

پہلا اجلاس لجنہ اماء اللہ

بعد نماز جمعہ ٹھیک ساڑھے تین بجے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ نجم النساء صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ نے کی۔ عہد نامہ دہرانے اور دعا کے بعد ۳ بج کر ۴۵ منٹ پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔

آپ نے قرآن کریم کی آیات اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ .... مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ کی تلاوت فرماتے ہوئے آیت اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ کی شانِ نزول اور پس منظر قدرے تفصیلاً بیان فرمایا۔ بعد ازاں ان آیات میں بیان شدہ مضامین کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلا مضمون یہ ہے کہ ان آیات میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ قرآن کریم کثرت سے پڑھا جائے گا۔ لکھا جائے گا اور اس کے علوم کو کثرت سے دنیا میں پھیلایا جائے گا۔

پھر فرمایا۔ کہ ان آیات میں یہ اعلان ہے کہ اے محمدؐ اور قرآن کریم کے پڑھنے والے! آپ اس رب کے نام سے قرآنی علوم کی اشاعت کریں جس کی ربوبیت کامل ہے تو خدا تعالیٰ ہر طرح معین و مددگار ہوگا۔ آپ نے واقعات سے ثابت کیا کہ کس طرح دین حق کو پھیلانے کے لئے آپ کی مخالفتیں ہوئیں اور کس طرح خدا تعالیٰ آپ کا مددگار ثابت ہوا۔

پھر بیان کیا کہ جس طرح خدا کی ربوبیت کامل ہے اسی طرح رسالت محمدیہ کامل و اکمل ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے اعلان کیا کہ محمدؐ ہی دائرہ انسانیت کے مرکز میں جو اول نبی بھی ہیں اور آخر بھی۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے صحابہ اور متبعین کو علوم قرآن سیکھنے اور پھیلانے کی توفیق دی۔ آخر میں فرمایا کہ اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ ہم قرآنی علوم کی اشاعت و عظمت کو دنیا میں پھیلائیں۔

۴ بج کر ۱۰ منٹ پر درس قرآن کریم کے بعد محترمہ سمیعہ انجم صاحبہ فیصل آباد نے نظم پڑھی۔ سوا چار بجے محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے اجتماع میں شامل بہنوں کی خدمت میں السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور اس امر پر شکر اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ امسال باہر سے آنے والی ممبرات کی تعداد گزشتہ سالوں سے زیادہ ہے۔

بعد ازاں آپ نے قرآن کریم کی آیت
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ..... (التوبہ)
کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمارے اجتماعات اس اصول پر منعقد ہوتے ہیں کہ باہر سے جو نمائندگان یہاں آئیں اور جو کچھ یہاں سے سیکھیں جا کر دوسری خواتین کو بھی سکھائیں۔ پھر غلبۂ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدی مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ پڑھنے، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت کا مطالعہ کرنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی خصوصاً نصائح فرمائیں۔

بعد ازاں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لجنہ اماء اللہ کے متعلق تجویز کردہ پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی اصلاح و ترقی، ان کا مفید وجود بننے کے لئے جو پروگرام بنائے ان میں سے تربیت اولاد قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ سیکھنا۔ بد رسوم اور بدعات کی بیخکنی کرنا تھا۔ اس پروگرام کے تحت سب کا فرض ہے کہ ایک دوسرے سے تعاون کریں اور بدعات کو پنپنے نہ دیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ضلعی لجنات، دیہاتی لجنات کے دورے کرکے انہیں بیدار کریں اور خزائن مسیح موعود علیہ السلام سے جھولیاں بھریں اور دوسروں میں لٹائیں۔ دعاؤں پر زور دیں، احمدیت کی ترقی، ملک، حضور پُرنور کے لئے خصوصاً دعائیں کریں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا کی محبت سب کے دلوں میں پیدا ہو۔

۴ بج کر ۴۵ منٹ پر آپ کے خطاب کے بعد محترمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ کراچی نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد خاکسارہ ثریا خانم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے لجنات اماء اللہ ہالینڈ، ماریشس، قادیان، کینیڈا، نگران قیادت ۲ کراچی کے پیغامات پڑھ کر سنائے جن میں انہوں نے اجتماع میں شامل ہونے والی بہنوں کو اپنا پُرخلوص سلام بھیجا۔

محترمہ امۃ الحیٔ نزہت صاحبہ لاہور نے اپنی لکھی ہوئی نظم پڑھی۔ نظم کے بعد ٹھیک پانچ بجے مقابلہ انٹرویو دینی معلومات شروع ہوا۔ امسال یہ مقابلہ ٹیم کی بجائے انفرادی تھا جس میں کل ۲۱ ممبرات نے حصہ لیا۔ ہر ممبر سے چار سوالات پوچھے گئے۔ چھ بجے یہ مقابلہ ختم ہوا۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے منصف کے فرائض سر انجام دیئے۔ فیصلہ کے مطابق:-

اوّل:- ثمرینہ ہاشمی صاحبہ کراچی قیادت ۲
دوم:- نصرت جہاں صاحبہ دارالبرکات ربوہ
سوم:- زاہدہ نصیرہ صاحبہ قیادت ۲ کراچی
چہارم:- آصفہ ناز صاحبہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

اس کے بعد ناصرات اور شعبہ تعلیم کے تحت لجنہ اماء اللہ کے امتحان منعقدہ جون ۱۹۷۹ء کے معیار اول، دوم، سوم اور نصرت انڈسٹریل سکول کی طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ سوا چھ بجے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (باقی)

دعائے مغفرت

میرے مخلص اور محسن ماموں زاد بھائی مکرم سعید احمد صاحب ناصر ابن چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم، جو کہ جماعت احمدیہ فیصل آباد کے ایک سرگرم رکن اور سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھے عید الاضحیٰ کے دوسرے روز یعنی ۲ر نومبر ۱۹۷۹ء کو صبح تقریباً ساڑھے سات بجے بعمر تقریباً بیالیس سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے پر اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم بھائی بے شمار خوبیوں کے مالک۔ بے پایاں محبت کا جذبہ رکھنے والے ہمدرد اور بے لوث خدمت کرنے والے نوجوان تھے۔ جماعت اور امام وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گہری وابستگی عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ مجھے ان کے اس جذبہ پر اکثر رشک آیا کرتا تھا۔ مرحوم گاہے گاہے وقفے وقفے کر حضور پُرنور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے فیصل آباد سے ربوہ آیا کرتے تھے۔

نیکی تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ ہر ایک کے غمگسار تھے۔ میرے ساتھ نسبتی بھائی کا بھی تعلق تھا۔ اس کے باوجود میرا بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے جس پر مجھے بعض اوقات شرمندگی بھی محسوس ہوتی تھی۔

مرحوم کی بوڑھی ماں۔ بیوی بچے اور بہن بھائی اس جدائی کی وجہ سے نڈھال ہیں۔

۲ر نومبر کی شام کو ہی جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مرحوم بھائی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی بوڑھی والدہ بیوہ اور بچوں کو جو اس اچانک صدمہ کی وجہ سے بہت نڈھال ہیں۔ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(بشیر احمد شاہد۔ لاہور کلاتھ ہاؤس رحمت بازار ربوہ)

حضرت حکیم نظام جانؒ
کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴۷
ربوہ بالمقابل ایوان محمود فون ۶۲۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

ولادت

میرے لڑکے رانا محمد زکریا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲۲ ۹/۷۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام محمد داؤد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کا پڑپوتا اور حضرت خواجہ محمد شریف صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف گوجرانوالہ کا پڑنواسہ ہے اور شیخ محمد اسلم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بناوے۔ عمر دراز کرے۔ آمین۔

رانا محمد یوسف
۵/۵ دارالبرکات۔ ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔
(مینجر الفضل)

معیاری فوٹو کیلئے ہماری اپنی دکان
سیّد فوٹو سٹوڈیو
جنود مارکیٹ بلاک ۱۲ سرگودھا
فون 3706 / P-P

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیمی ۔۔۔ اوّلین ۔۔۔ شہرۂ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفت مشورہ کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں!
مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

حسنِ خاتمہ کی فکر کریں
اور
اعمالِ صالحہ بجا لائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلصین جماعت سے فرماتے ہیں:-

"یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُرخطر اور پُرفتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہیئے بڑے زور اور شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسنِ خاتمہ کی فکر کریں اور وہ اعمالِ صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے۔ اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو اپنے کلامِ عزیز میں فرماتا ہے:-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہیں پیاری ہیں۔"
(فتح اسلام)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔
(مینجر الفضل ربوہ)

سائڈ پلان سنی پارک

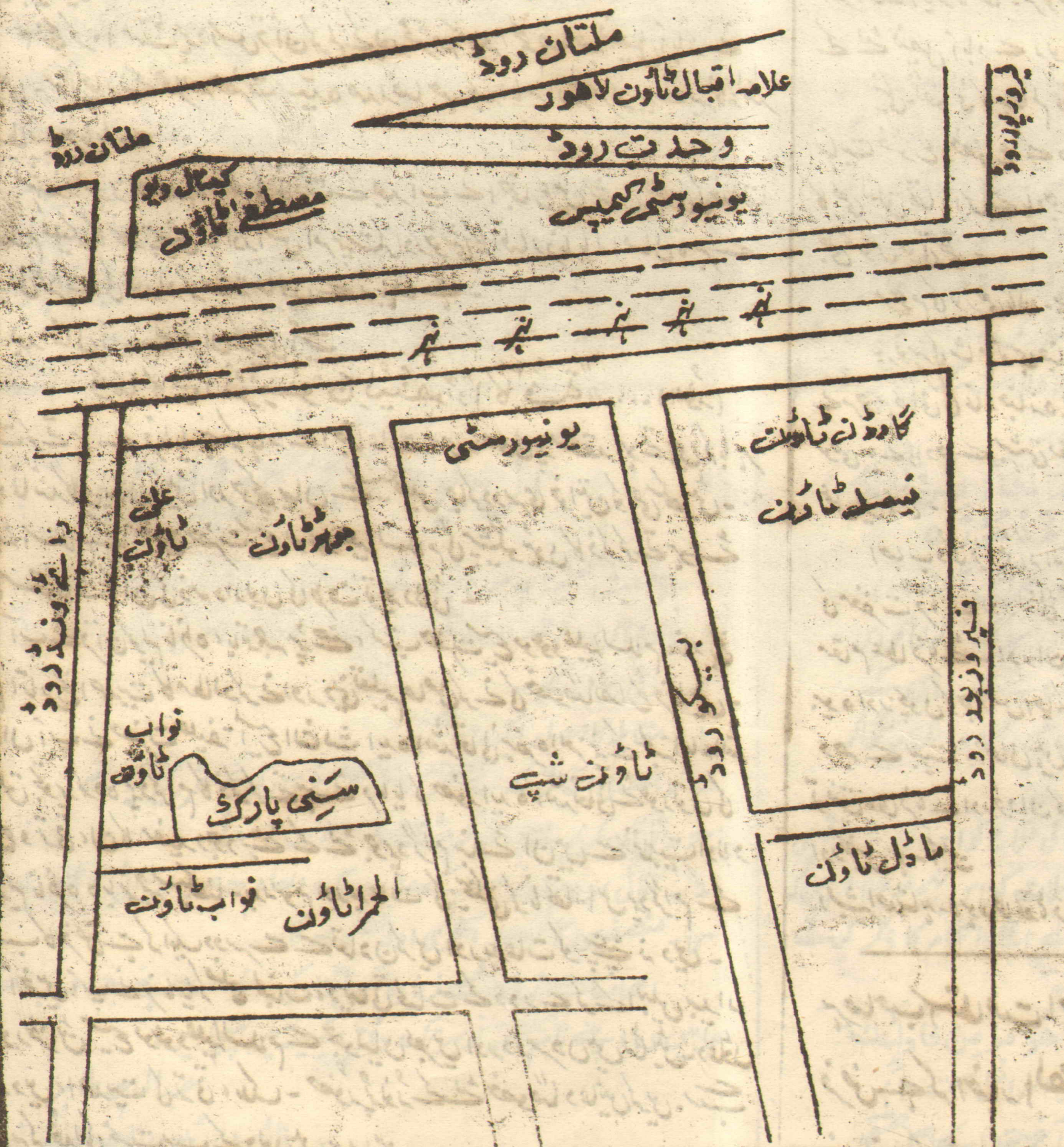

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم
بکنگ جاری ہے احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے
اور خاص رعایت
سنی پارک
خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر حیثیت لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ وسیع چلڈرن پارک۔ ملی و تعلیمی سہولتوں کے لئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع:- مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔

مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں (رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ (ایک تا ۳ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہتا ہے۔

گل ہاؤسنگ پروجیکٹ نہال ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیکری
ملتان روڈ۔ لاہور